ظفر الاسلام

مُصنّفہ

شاہ محمد جمیل الرحمن خان مداح الحبیب قادری برکاتی

رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ معارف نعمانیہ
شادباغ ○ لاہور کوڈ نمبر: ۵۴۹۰۰

نحمدہٗ تعالیٰ

یہ رسالہ ہدایت قبالہ وہابیہ، دیوبندیہ کا کچا چٹھا کھولنے والا حق و باطل کو میزانِ ایمان میں تولنے والا، باانصاف کو سچا سُنّی صحیح العقیدہ بنانے والا، مذہب حق کا سبق پڑھانیوالا

مسمّٰی باسم تاریخی

ظفر الاسلام

۱۳۴۳ھ

مُصنّفہ

عالیجناب مولانا الحاج شاہ محمد جمیل الرحمن خان مدح الحبیب قادری برکاتی رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ معارفِ نعمانیہ ۱۵۵ شاد باغ لاہور کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰ پاکستان

بفیضانِ نظر، مفتیٔ اعظم پاکستان، قطبِ وقت حضرت علامہ مولانا قبلہ

مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۱

نام کتاب ــــــــ ظفر الاسلام

مُصنّفہ ــــــــ شاہ محمد جمیل الرحمٰن خان قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات ــــــــ ۴۰

طبع ــــــــ 2008

بار اوّل ــــــــ ستمبر ۱۹۸۹ / ۱۴۱۰ھ

ہدیہ ــــــــ دُعائے خیر بحق معاونین ادارہ

و

ــــــــ برائے ایصالِ ثواب ــــــــ

مناظرِ اسلام حضرت علّامہ مولانا صُوفی محمد اللہ دتا صاحب نقشبندی علیہ الرحمہ

بیرون جات کے حضرات ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کرکے طلب فرمائیں۔ شکریہ

ــــــــ ملنے کا پتہ ــــــــ

323

ادارہ معارفِ نعمانیہ ۵۵ شاداباغ

لاہور ــــــــ کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰

مُناجات

از: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، رحمۃ اللہ علیہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے رُخ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لِوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں!
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب پہ آمین رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

بحضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبِ رسول حضرت شاہ عبدالقادر قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا ہدیۂ نعت

نعت ہے اُس شاہ کی عاجز میری تقریر ہے
جا بجا جس کی صفت قرآں میں خود تحریر ہے

ہے نبوت آپ کی سب انبیاء سے پیشتر
حکمتِ حق سے اظہار میں تاخیر ہے

ہر کتابِ آسمانی ہے مُبشّرِ آپ کی
ہر نبی سے خیر مقدم کی ہوئی تبشیر ہے

راز دارِ کُنت کنزاً تاجدار مارمیت
اس سے مشتِ خاک، کُفّار کی تدبیر ہے

نعت شاہِ دیں میں آنا مدحِ اہلِ بیت کا
عاشقوں کے حق میں لذت بخش قند و شیر ہے

فاطمہ تو بضعۃ منی ہے ارشادِ رسول
جز کو غیرِ کل سمجھنا وہم کی تدویر ہے

بابِ علمِ نبی مولا علی ہیں بالیقین
اُن کی ہر تقریر قرآں کی تفسیر ہے

راکبِ دوشِ نبی ہیں حسن و حسین
واہ واہ نورِ علی نور اُن کی کیا تنویر ہے

دیکھو شانِ کبریا تیروں کا باراں ہے اُدھر
اور اِدھر اللہ اکبر نعرۂ تکبیر ہے

دیکھو شاہِ کربلا نے دے دیا سجدے میں سر
ایسی واسجد واقترب کی کس نے کی تفسیر ہے

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
وہ خدا کا شیر، شاہِ دیں کی شمشیر ہے

ہے محبِ اہلِ بیت و مخلصِ اصحابِ پاک
یہ فقیر قادری بھی واہ خوش تقریر ہے

بزبان قبلہ حافظ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

قارئین کرام کی خدمت میں

ضروری گذارش

مستند حوالہ جات سے مزیّن زیرِ نظر کتاب "ظفر الاسلام" جو کہ آج کے بے دینی و بد مذہبی و بد عملی و بے راہروی کے دور میں حق و باطل کو پرکھنے کے لیے ایک میزان کی حیثیت رکھتی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ خلوص و للّٰہیت کے جذبہ کے تحت غلط عقائد و اعمال کی نشاندہی و درستگی اور صحیح اسلامی عقائد و اعمال پر قائم رکھنے کے لیے، مہربان قارئین کی پُر زور و پُر تاکید فرمائش پر تالیف کی گئی ہے اس لیے براہِ کرم محض اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کی خاطر بے جا تعصب اور بغض و حسد، ضدّیت و انانیت سے بالاتر ہو کر مطالعہ فرمائیں۔

اور کتابِ ہٰذا میں اگر کسی قسم کی کوئی غلطی پائیں تو فوراً مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درستگی کی جاسکے۔

"ادارہ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمانو! اس کو خود پڑھو اہل و عیال و احباب کو پڑھاؤ، حق و باطل میں تمیز کرو، ایک مذہب اہلِ سُنّت کے سوا جملہ مذاہب باطل و مردود ہیں۔

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

ایک سُنی اُستاد اپنے سعید شاگرد پر منافقینِ زمانہ وہابیہ دیوبندیہ کی پوری حالت کا انکشاف مع ثبوت کے فرما کر عقائدِ اہلِ سُنّت کی تعلیم دیتا ہے۔

اُستاد : پیارے شاگردو! دین بڑی دولت ہے، جس کے پاس یہ نہیں وہ دونوں جہاں میں ذلیل ہے، تم ہمیشہ پکے سُنی رہنا اور آج کل کے بد مذہبوں، گندم نما جَو فروشوں سے سخت نفرت رکھنا۔

شاگرد : حضرت! بد مذہب کون لوگ ہیں؟ کیا سُنیوں کے سوا اور بھی کچھ فرقے ہیں۔

اُستاد : ہاں اب بہت سے فرقے نکل پڑے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر سخت بد مذہب ہیں اور بہت سے تو کفر کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔ جیسے وہابی، غیر مقلد، رافضی، نیچری، قادیانی، گاندھوی

شاگرد : حضرت یہ تو فرمائیں وہابی کس کو کہتے ہیں؟ اور ہندوستان میں یہ کہاں سے آگئے؟

اُستاد : نجد[1] میں ایک شخص محمد ابن عبد الوہاب[2] ۱۲۰۹ھ میں ہوا جس نے حرم مکہ کو اصطبل ٹھہرایا اور علماء و سادات کے بچوں تک کے خونوں سے زمینِ حرم کو تر کیا۔ صحابہ و اہلِ بیت و شہداء کے مزارات اور گنبدوں کو توڑ کر پامال کیا اور علماء بلکہ جملہ مسلمانانِ حرمین طیبین کو مشرک بتا کر اُن کا قتل واجب ٹھہرایا حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کا نام صنمِ اکبر یعنی سب سے بڑا بُت رکھا۔ اس خبیث مردود کے معتقدوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اس شیطان نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا تھا۔ جب یہ کتاب مولوی اسمٰعیل دہلوی کے ہاتھ لگی، تو انہوں نے اس کا خلاصہ اُردو زبان میں لکھا جس کا نام "تقویۃ الایمان" رکھا جس میں رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو دِل کھول کر گالیاں دیں۔ پھر دوسری کتاب فارسی میں لکھی جس کا نام "صراطِ مستقیم" رکھا۔ چنانچہ اسمٰعیل دہلوی کو کابل کے سچے پکے مسلمانوں نے قتل کر کے اس کے اصلی ٹھکانے پر پہنچا دیا۔ اس کی کتابوں اور نجدی عقائد کا ترکہ بعض دیوبندی لوگوں نے پایا۔ اُن دیوبندیوں کا ایک امام مولوی قاسم نانوتوی تھا جس نے مدرسہ دیوبند کی بنیاد ڈالی۔ اور وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہوا، حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی مثل چھ نبی اور طبقاتِ زمین میں مانے اور اس مضمون میں ایک رسالہ تحذیر الناس لکھا۔ جس کا رد اس وقت کے علمائے اہلِ سُنّت نے تحریر فرمایا۔ اور زبانی مباحثوں میں بھی اس کو علمائے اہلسنّت سے شکست نصیب ہوئی وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ پھر مولوی رشید احمد گنگوہی اُچھلے۔ اِن جناب نے تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی،

[2] اس کی اور اس کے مذہب کی تفصیل رد المحتار علامہ شامی و سیف الجبار و بوارقِ محمدیہ اور تاریخ وہابیہ میں دیکھیے ۱۲۔ [1] : نجد کا موجودہ نام ریاض ہے (سعودی عرب)

امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی نے تو امکانِ کذب ہی مانا تھا یعنی خُدا کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ خُدا جھُوٹ بول سکتا ہے۔ گر پدر اگر نتواند پسر تمام کند اِن جناب نے اپنے فتوے میں صاف لکھ دیا کہ " بلکہ وقوعِ کِذب کے معنے درست ہو گئے " یعنی پناہ بخدا اللہ عزّ وجل سے کِذب واقع ہو گیا، وہ جھُوٹ بول چکا وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّتَ اِلَّا بِاللہ۔

اور حبیب خُدا علیہ الصلاۃ والثنا کے متعلق تو کوئی دقیقۂ اہانت اور بدگوئی میں اُٹھا نہ رکھا۔ اُن کے چند رسالے یہ ہیں۔

"فتاوی میلاد و عرس" "فتاوی رشیدیہ" ہر دو جلد اور براہینِ قاطعہ یہ رسالہ اپنے ایک خاص شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کے نام سے طبع کرا کے خود اس کی تصدیق کی جو اِن شناعتوں، خباثتوں، سفاہتوں سے لبریز ہیں۔ محمود حسن دیوبندی شاگرد رشید گنگوہی اُن کے بعد اچھے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو جاہل، شرابی، زانی وغیرہ وغیرہ سب مانا۔ اور اپنے اُستاد رشید احمد گنگوہی کو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل و نظیر و ثانی تحریر کیا۔ اور خود گاندھوی فرقے میں شیخ الہند و مشرک پرست بنے۔ مرتے وقت جو اُن کی حالت ہوئی، خُدا مُسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ پھر اُن سب کے نتیجہ میاں اشرف علی تھانوی اُبھرے انہوں نے علمِ رسُول کو کُتّے سوّر کے علم سے ملایا۔ دیکھو اُن کی "حفظُ الایمان" نیز "بہشتی زیور" کے گیارہ حِصّے لکھے۔ جس کے پہلے اور چھٹے حِصّے میں تو نہایت کفریات بکے اور بہت زہر اُگلا۔ یہاں تک کہ مقصد حاصل ہوا، اور مُرید کو نئے کلمے لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور جدید دُرُود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا اَشْرَفْ عَلِی پڑھنے کی اجازت دے دی۔

اب وہابیت کا ہیڈ کوارٹر ہندوستان میں دیوبند ہے۔ اور جہاں کہیں

اُن کے مُعتقدین و مُریدین ہیں۔ وہ سب دیوبند کی شاخیں ہیں۔ اب سب سے آسان وہابی کی پہچان اور علامت یہ ہے کہ جو کوئی اُن ذکر کردہ شُدہ دیوبندیوں کو اپنا پیشوا یا عالمِ دین و صالح و متقی مانے یا اُن کی اُن کے مُریدین و معتقدین کی کتابوں کو اچّھا جانے وہ وہابی ہے۔

شاگرد: حضرت اگر اجازت ہو تو بندہ اپنے اطمینانِ قلبی اور معلُومات کے لیے کچھ ذرا تفصیل سے دریافت کرے؟

اُستاد: بے شک ضرور تحقیق کرو تاکہ عقیدہ درست و مضبوط ہو کیونکہ دین و مذہب کی سچائی کا دار و مدار عقائدِ صحیحہ اہلِ سُنّت و جماعت پر ہے۔

شاگرد: کیا اللہ تعالیٰ جھُوٹ بول سکتا ہے؟ یا مثل اس کے بُرے کام کر سکتا ہے؟ مُسلمان کا اس کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

اُستاد: استغفر اللہ۔ اللہ تعالیٰ جھُوٹ[1]، زنا، چوری، ظلم، شراب خواری وغیرہ تمام عیبوں اور برائیوں سے پاک ہے اور جو شخص اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کی طرف کسی عیب کو نسبت کرے یا جھُوٹ وغیرہ کسی برائی کو اللہ کے لیے ممکن بتائے یا امکان کا شُبہ بھی کرے تو یقیناً کافر و مُرتد ہے۔ یہ عقیدہ ہے اہلِ سُنّت و جماعت کا مگر وہابی فرقہ اس کے خلاف ہے۔ جیسا امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی صفحہ ۱۴۵ میں یہ لکھ دیا " ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھُوٹ بولنا محال ہے " یوں ہی رشید احمد گنگوہی نے براہینِ قاطعہ صفحہ ۶ میں لکھا کہ " امکانِ کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے جدید نہیں نکالا، بلکہ قدما میں اختلاف ہے " یوں ہی محمود حسن دیوبندی نے ضمیمہ اخبار نظامُ الملک مُراد آباد ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء میں لکھا کہ "جو

---

[1] اس عقیدۂ اہلِ سُنّت کی تحقیق و توثیق اور اعتقادِ وہابیہ کا ردّ کامل رسالہ سُبحٰن السبوح میں دیکھیے

شراب خواری، جہل وظلم سے مُعارضہ کم فہمی ہے معلوم ہوتا ہے۔ غلام دستگیر کے نزدیک خُدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے کہ جو مَقدُور العَبد ہے۔ مقدور اللہ ہے" (انتہٰی بلفظہٖ)

شاگرد : کیا جو ہوا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہو گا ان تمام غیبوں کا علم اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا، یعنی نبیّ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کیا عالِم ماکان و مایکون ہیں۔

اُستاد : بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو جو ہوا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہو گا تمام غیبوں کا علم[1] دیا ہے مگر ہاں وہابی فرقہ اس کا سخت منکر ہے دیکھو تقویۃ الایمان مطبُوعہ مطبع مجتبائی دہلی صفحہ ۲۵۴ پر (فتوائے دیوبند) یہ جو کہتے ہیں کہ عِلم غیب بجمیع اشیا۔ (یعنی تمام چیزوں کا) آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے۔" (انتہٰی بلفظہٖ) پھر دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۱۹، "جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا۔ خواہ دُنیا میں خواہ قبر خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلُوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو اپنا حال نہ دوسرے کا" (انتہٰی بلفظہٖ) پھر دیکھو بہشتی زیور حِصّہ اوّل مُصنّفہ اشرفعلی تھانوی صفحہ ۴۶ "کسی کو دُور سے پُکارنا اور یہ سمجھنا کہ اُس کو خبر ہو گئی الکفر و شرک ہے)" نیز دیکھو فتاوےٰ رشیدیہ جلد اوّل مُصنّفہ گنگوہی صفحہ ۱۲۳، علمِ غیب کسی تاویل سے کسی دُوسرے کے لیے ثابت کرنا ایہامِ شرک سے خالی

---

[1] مسئلہ علم غیب کی نفیس و کامل تحقیق کُتب ذیل میں مطالعہ کیجیے ابناء المصطفےٰ، خالص الاعتقاد، دقعات السنان، اعجب العقاب، الدولۃ المکیۃ عربی، ادخال السنان۔ الکلمۃ العلیہ۔ نُوری کُتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور یا مرکزی رضوی کُتب خانہ لاہور سے طلب کیجیے۔

نہیں" (انتہٰی بلفظہٖ)

شاگرد : حضرت مَیں نے سُنا ہے کہ وہابیہ حضُور کے علم سے شیطان کا علم زیادہ مانتے ہیں؛

اُستاد : ہاں وہابی کہتے ہیں، "کہ علم محیط زمین کا شیطان لعین کے لیے تو نص سے ثابت ہے" اور حبیبِ خُدا کے لیے علم ماننے کو خلافِ نصُوصِ قطعیہ اور شرک بتاتے ہیں، لہٰذا وہابی شیطان کے علم کو عِلم رسول سے زیادہ اور رسُول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا علم شیطان کے علم سے کم مانتے ہیں دیکھو عبارت براہینِ قاطعہ مُصدّقہ گنگوہی صفحہ ۵۱؛۔ "شیطان و ملکُ الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حِصّہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کے علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو ردّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" (انتہٰی بلفظہٖ)

شاگرد : حضرت! میرے ایک دوست عبد الرسول کہتے تھے کہ وہابی حضور کے علم غیب کو کُتّے اور سوئر وغیرہ کے علُوم سے مِلاتے ہیں؟

اُستاد : ہاں میاں عبدالرسُول سلمہٗ نے تم سے سچ کہا، بے شک اس وقت کے وہابیوں کے گرو گھنٹال اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ ۷ پر صاف لکھ دیا کہ جیسا علم غیب رسُول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے مانا جائے، ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام حیوانوں، چوپایوں گائے بیل، گدھے، کُتّے، سوئروں کے لیے بھی حاصل ہے، رسُول اللہ کی کیا تخصیص ہے دیکھو عبارت "آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مُراد بعض غیب ہے یا کل

غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مُراد ہیں تو اس میں حضُور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"۔

شاگرد : کیا وہابی منکرِ شفاعت[1] و حمایت کے منکر ہیں؟

اُستاد : ہاں وہابی منکر شفاعت و حمایت ہیں، دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۵ میں صاف لکھ دیا "اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی حمایت نہیں کر سکتا"۔ پھر صفحہ ۶ پر اس سے بھی صاف لکھ دیا "کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ رُتبہ نہیں رکھتا اور ہر کوئی اس معاملے میں اس کے رُو برو اکیلا حاضر ہوگا کوئی کسی کا وکیل حمایتی بننے والا نہیں ہے"۔ پھر صفحہ ۲۰ پر اور بھی صاف لکھ دیا کہ "جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف کرنا ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اُس کو مانے سو اس پر اب شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اللہ کے مقابلے کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے"۔ پھر صفحہ ۲۶ پر رسُول اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم پر تہمت رکھتے ہوئے شفاعت کا صاف انکار کر دیا کہ۔ "پیغمبر نے اپنی بیٹی تک کو کان کھول کر سُنا دیا کہ اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا"۔

شاگرد : کیا انبیاء اللہ تعالےٰ کے پیارے ہیں؟ اور اُن کے ملنے سے خُدا ملتا ہے؟ اور اُن کی معرفت سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے؟

اُستاد : بیشک یہ اہلسنّت کا ایمان ہے، مگر وہابی فرقہ اس کا منکر ہے۔ چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۴ میں لکھ دیا کہ "انبیاء اولیاء اللہ کے پیارے ہیں اُنکے ملنے سے خُدا ملتا ہے اور جتنا ہم ان کو جانتے ہیں اللہ سے قرب حاصل ہوتا ہے سب خرافات ہے"۔

[1] کہ شفاعت و حمایت کے نفیس و کامل ثبوت رسالہ ذیل میں دیکھو:
الْاَمْنُ وَالْعُلٰی تَجَلِّی الْیَقِیْن ؛

شاگرد : حضرت! کیا عبدُالنبی اور عبدُالرسُول، نبی بخش، علی بخش، حُسین بخش، امام بخش، پیر بخش، غلام محیُ الدّین، غلام مُعین الدین نام رکھنا جائز نہیں؟

اُستاد : مُسلمانوں کے یہاں تو ہمیشہ سے یہ نام رکھنا جائز بلکہ خوب ہیں اور عرب و عجم میں ان ناموں سے لاکھوں مُسلمان ہوئے اور موجود ہیں۔ ہاں وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک یہ نام رکھنے والا کافر و مشرک و مردود ہے"۔ (انتہیٰ ملخصاً) پھر دیکھو عبارت تقویۃ الایمان صفحہ ۴ "علی بخش، پیر بخش، عبد النبی، غلام محی الدین، غلام مُعین الدّین نام رکھنا شرک ہے"۔ پھر دیکھو عبارت صفحہ ۳۵ "نبی بخش، علی بخش، امام بخش نام رکھنے والا مردُود ہے"۔ (انتہیٰ ملخصاً) پھر دیکھو عبارت بہشتی زیور حصّہ اوّل صفحہ ۴۶ (سرخی یہ ہے "کفر و شرک کی باتوں کا بیان") "علی بخش، حُسین بخش، عبدُ النبی وغیرہ نام رکھنا (کفر و شرک ہے")؟

شاگرد : کیا اللہ کے سوا کسی کو ماننا جائز نہیں؟

اُستاد : بالکل غلط، رسُول کو رسُول، قرآن کو کلام اللہ اور اَصحاب کو اَصحاب اور آل کو آل اور غوث کو غوث اور پیر کو پیر ماننا چاہئے وعلےٰ ہٰذالقیاس ہاں وہابیوں نے کلمہ میں یہ اختصار کی صورت نکال لی ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ بس ہے محمد رسول اللہ کا ماننا بیکار بلکہ خبط ہے۔ دیکھو عبارت تقویۃ الایمان صفحہ ۵ "اوروں کو ماننا محض خبط ہے"۔ صفحہ ۱۳ "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان"۔

شاگرد : بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہابیہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ کے یہاں چمار سے بھی ذلیل بتایا ہے؟

اُستاد : بے شک وہابیہ نے ایسا ہی لکھا ہے اور عزّت[1] والے حبیب کو (معاذ اللہ) چمار سے ذلیل بتایا ہے۔ دیکھو عبارت تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ پر "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (اس میں انبیاء، اولیاء سب ہی آ گئے) اللہ کی

[1] عزّت و عظمت حضور دیکھنا ہو تو رسائل ذیل دیکھو تجلی الیقین و الامن و العلےٰ ۱۲

شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔"

شاگرد : کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو مختارِ کل[1] ماننا چاہیئے۔

اُستاد : بے شک رسول کریم علیہ الصلاۃ التسلیم مختارِ کُل ہیں، اللہ تعالےٰ نے اُن کو اختیاراتِ کُلی عطا فرمائے ہیں لیکن فرقہ وہابیہ اس سے سخت جلتا ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۲۹۔ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کے مختار نہیں" یعنی کچھ اختیار نہیں دیئے گئے۔

شاگرد : وہابی فرقہ اللہ کے لئے تو علمِ غیب ضرور مانتا ہوگا۔

اُستاد : ہاں مانتا تو ہے مگر ہر وقت نہیں، بلکہ یوں مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جاہل رہتا ہے مگر جب چاہتا ہے غیب کو دریافت کر لیتا ہے۔ دیکھو عبارت تقویۃ الایمان صفحہ ۱۵ "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے"

شاگرد : کیا انبیاء اولیاء مر کر مٹی میں مل جاتے ہیں؟

اُستاد : (نعوذ باللہ) یہ ملعون عقیدہ کسی مُسلمان کا نہیں ہو سکتا، بے شک انبیاء، اولیاء، علماء یہاں تک کہ شہداء مرتے نہیں بلکہ یَنْقَلِبُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ یعنی ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلے جاتے ہیں اُن کے تصرفات، کرامات، کمالات جس طرح کہ اس عالَم میں تھے۔ وہاں سے بھی بدستور جاری و باقی، بلکہ اکثر کے اعلےٰ و اتم و اکمل ہو جاتے ہیں۔ قرآنِ کریم صاف صاف شہیدوں کو زندہ فرما کر بتاتا ہے کہ وہ رزق دیئے جاتے ہیں، جب حبیبِ کریم کے غلاموں کو یہ شرف حاصل ہے تو انبیاء و رُسل اور پھر سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا پوچھنا۔ روئے زمین

---

[1] مختارِ کُل ہونے کا ثبوت الامن و العلیٰ میں دیکھو۔

کے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بے شک حضور حیات النبی ہیں، اور اُن کے صدقہ میں اولیاء و علماء و شہدا بھی زندہ ہیں۔ اُن کو حیاتِ ابدی ملتی ہے۔ خود حدیث میں ارشاد ہوا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ اللہ عزّ و جل نے زمین پر اجسامِ انبیاء کرام کا کھانا حرام فرما دیا ہے بلکہ حدیث سے یہ فضیلت طاعون سے شہید اور اس کے موذن کے لیے جو محض بوجہ اللہ اذان کہتا ہو ثابت ہے۔ ہاں فرقہ ملعونہ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ ہی کو خدا کی مار ہے کہ وہ محبوبِ خدا کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہتا ہے اور اس ملعون قول کے کہنے کی تہمت خود حضور پر لگاتا ہے دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۴۴ "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔

شاگرد : کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی سمجھنا چاہیئے؟!

اُستاد : نَعُوْذُ بِاللّٰہ! تمہاری اور سارے جہان کی عزتیں اور تمام مخلوق کی ماؤں اور باپوں اور بھائیوں کے مرتبے اگر ایک جگہ جمع کئے جائیں تو حضور کی عزت کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مُسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ

نسبتِ خود بسگت کردم بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

ہماری حالت تو یہ ہے کہ خود کو اُن کے کُتے کے ساتھ بھی نسبت کرنا بے ادبی جانتے ہیں لیکن وہابی فرقہ واقعی ایسا بے باک، بے ادب، گستاخ گمراہ، شقی ہے۔ جو حبیبِ خُدا کے ساتھ دعوائے ہمسری کرتا، اور اُن کو بڑا بھائی ٹھہرا کر خود حضور کا چھوٹا بھائی بنتا ہے۔ جیسا کہ تقویۃ الایمان کے صفحہ ۴۳ میں لکھ دیا کہ انبیاء اولیاء، امام، امام زادے، پیر، شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے اُن کو بڑائی دی وہ

بڑے بھائی ہوئے۔" (انتہیٰ بلفظہٖ) بلکہ یہ ملعون فرقہ تو انبیاء و اولیاء کو بے خبر اور نادان مانتا ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۱۸ "سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے بے خبر ہیں اور نادان"۔ بلکہ یہ جہنمی گروہ تو انبیاء و اولیاء کو ناکارہ بکتا ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ "اللہ کے زبردست ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجیے۔"

شاگرد: حضرت! یہ جو اذان میں رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا نام اقدس سُن کر انگوٹھے چومتے ہیں، اہلسنت کے یہاں درست ہے یا نہیں؟

اُستاد: ہاں نام اقدس سُن کر انگوٹھے چومنے میں اظہارِ تعظیم حضور ہے اور حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام اور پھر حضرت خلیفۂ اوّل امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سُنّتِ کریمہ ہے۔ نیز مشائخ کرام اور علماء عظام نے اس عمل کے فوائدِ عظیمہ میں سے ایک نفیس فائدہ یہ بتایا ہے کہ اس کے عاملِ کو آنکھوں کی شکایت نہ ہوگی اور بصارت میں ترقی ہوگی اور اندھا نہ ہوگا۔ عرب و عجم کے تمام مسلمان اس کے عامل رہے اور ہیں اور اہلِ سُنّت کو ہمیشہ اس کا عامل رہنا چاہیے۔ مگر فرقہ ملعونہ وہابیہ اس کا سخت منکر اور دشمن ہے۔ چنانچہ سرغنۂ طائفۂ دیوبندیت جناب اشرف علی تھانوی اپنے فتاویٰ امدادیہ میں اس عملِ سُنّت کے منکر ہوئے، جس کا ردِ کامل اعلےٰ حضرت امام اہلِ سُنّت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے

لہ اس مبارک عمل کے ثبوت میں رسالہ منیر العین فی تقبیل الابہامین مصنفہ امام اہلسنت مجدد ملت قدس سرہٗ کا ملاحظہ ہو جو بمبئی میں طبع ہوا تھا۔ نیز رسالہ فتاویٰ افریقہ صفحہ ۵۵ پر اس مسئلہ کی تشریح مطالعہ کیجیے ۱۲

ایک رسالہ نہج السلامہ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامہ میں تحریر فرمایا ابھی زمانہ موجودہ کے ایک خفیہ غیر مقلد سری وہابی[۱] مولوی عبدالشکور لکھنوی ایڈیٹر النجم نے اس فعل سُنّت کو بدعت سیئہ لکھ کر ترک کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ دیکھو علم الفقہ جلد دوم صفحہ ۴۲ مطبوعہ عمدۃ المطابع لکھنؤ ۱۳۳۰ھ "(۱۰) اقامت میں نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نام سُن کر انگوٹھوں کو چومنا بدعت سیئہ ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں اور اذان میں بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔" (انتہیٰ بلفظہٖ) اس کے حاشیہ پر لکھا "بعض احادیث اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں کہ اذان میں نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نام گرامی سُن کر انگوٹھوں کو چومنا چاہیے مگر کوئی حدیث ان میں جلیل القدر محدثین کے نزدیک صحت کو نہیں پہنچی سب ضعیف ہیں۔" آخر میں صاف لکھ دیا کہ "اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔" (انتہیٰ)

شاگرد: حضرت غیر مقلد اور وہابی میں کس قدر فرق ہے؟

اُستاد: غیر مُقلد اور وہابی آپس میں چھوٹے بڑے بھائی ہیں۔ عقائد ان کے اور اُن کے ایک ہی ہیں صرف ظاہراً قدرے فرق ہے یہ کہ وہابیہ حنفی بنتے ہیں آمین بالجہر و رفع یدین نہیں کرتے۔ ہاتھ زیر ناف باندھتے ہیں، اور غیر مقلدین عامل بالحدیث بن کر خود کو اہل حدیث کہتے ہیں، آمین بالجہر پکارتے، رفع یدین کرتے، سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں مجتہدین اربعہ یعنی چاروں اماموں سے نہایت نفرت رکھتے اور تقلیدِ شخصی کو حرام بتاتے ہیں۔ بلکہ اکثر غیر مقلدین تو ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں بکتے ہیں، بلکہ بعض اُن کو کفر و شرک کا داغ لگاتے ہیں۔

لہ ان لکھنوی مولوی صاحب کی پوری غیر مقلدیت و وہابیت اور مسائل میں دھوکہ بازی رسالہ اُجلے نجوم رحم بر ایڈیٹر النجم میں ہے۔

عرضکہ دیوبندی وہابی غیر مقلدین کو اپنا بھائی مانتے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنا بلا کراہت جائز بتاتے ہیں، چنانچہ دیکھو فتاویٰ رشیدیہ جلد اوّل صفحہ ۶ مصنفہ رشید احمد گنگوہی "غیر مقلد سے تعصب اچھا نہیں کیوں کہ وہ عامل بالحدیث ہے اگرچہ نفسانیت سے کرتا ہے"۔ پھر دیکھو فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۱ "عقائد میں مقلد اور غیر مقلد سب متحد ہیں، اعمال میں اختلاف ہے"۔ نیز دیکھو غیر مقلدین کے سی، آئی، ڈی جناب عبدالشکور لکھنوی ایڈیٹر النجم کا رسالہ علم الفقہ جلد دوم صفحہ ۹۲۔ "یہی حکم غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہے یعنی مقلد کی نماز اُن کے پیچھے بلا کراہت درست ہے. خواہ وہ مقتدی کے مذہب کی رعایت کریں یا نہ کریں"۔ پھر اسی کے حاشیہ پر لکھا "ہمارے زمانے کے بعض متعصب مقلدین غیر مقلدین کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ اگر کسی امام کو بلند آواز سے آمین کہتے ہوئے سُنا، یا سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا تو اپنی نماز کا اعادہ کر لیتے ہیں، میری ناقص فہم میں یہ تعصب نہایت بُرا ہے اور غالباً جو شریعت کے مقاصد سے واقف ہے اس فعل قبیح کو جس سے اُمّت میں افتراق پیدا ہو جائز نہ رکھے گا ہاں اگر کوئی غیر مقلد ہمارے امام صاحب کو بُرا کہتا ہو تو وہ ایک مُسلمان کی غیبت کرنے سے فاسق ہو جائے گا اِس صُورت میں اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی مگر جائز بھی رہے گی"۔ (انتہیٰ بلفظہٖ)

شاگرد : کیا محفل میلاد شریف اور اس میں قیام کرنے میں ثواب ہے کرنا چاہیے یا نہیں؟

لے حالانکہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز منع و ناجائز ہے۔ دیکھو اس کی تحقیق میں رسالہ النھی الاکید مصنفہ امام اہل سنت رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

اُستاد : محفل میلاد شریف ادب و تعظیم و ذوق و شوق سے ہمیشہ کرنا چاہیے، اس میں بکثرت ثواب اور بزرگانِ دین نے اس کے بڑے فائدے دیکھے اور بیان کئے ہیں اور قیام کرنا اس میں مستحب و مستحسن ہے. یہی سبب ہے کہ حرمین طیبین و مصر و شام و یمن اور جمیع بلادِ اسلام میں اس عملِ خیر کو ہر تقریب شادی و غمی میں بجالاتے ہیں، خود مہاجر مکہ حاجی امداد اللہ صاحب اپنے رسالہ "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں صاف لکھ گئے "کہ محفل میلاد شریف میں شریک ہوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں"۔ لیکن وہابی دیوبندیوں نے اس عملِ خیر پر کُفر و شرک کے دریا بہائے اور تمام زمین پر کسی مسلمان کو یہاں تک کہ خود اپنے پیر جی صاحب موصوف کو بھی کافر و مشرک و بدعتی ناری جہنمی بنائے بغیر نہ چھوڑا، چنانچہ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ و ۵۷ "ربیع الاوّل میں محفل ترتیب دینے والا اور قیام کرنے والا (مُسلمان نہیں) پھر دیکھو فتاویٰ رشیدیہ جلد اوّل مصنفہ گنگوہی صفحہ ۵۰ پر "مجلس مولود شریف اگرچہ کوئی امر غیر مشروع اُس میں نہ ہو وہ بھی اس وقت میں ناجائز ہے"۔ (انتہیٰ بلفظہٖ)

پھر دیکھو یہی فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۷۳، "شاہ ولی اللہ صاحب نے جو فیوض الحرمین میں مولد النبی کی حاضری لکھی ہے وہ کچھ اہتمام سے نہ تھی نہ وہاں شیرینی نہ چراغ نہ کچھ اور تھا"۔ (انتہیٰ بلفظہٖ) پھر دیکھو فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۵۔ "مجلس مولود شریف جس میں روایاتِ موضوعہ کا ذکر نہ ہوں اس میں بھی شرکت منع ہے۔"

اس پر اور سخت ضلالت و خباثت یہ ظاہر کی کہ مجلس میلاد کو جنم کنہیا بتایا لو دیکھو فتاویٰ میلاد مصنفہ رشید احمد گنگوہی طبع بار اوّل صفحہ ۱۴۔ "یہ ہر روز اعادہ ولادت تو مثلِ ہنود کے ہے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں"۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر ملعون کلمہ بکتا ہے کہ "ہندو تو سال بھر میں ایک مرتبہ کرتے

ہیں یہ مُسلمان وہ ہیں کہ ہر روز مولُود کا سانگ بناتے ہیں۔" (انتہیٰ بلفظہٖ) یعنی محفلِ میلاد شریف (معاذ اللہ) ہندوؤں کے سانگ اور جنم کنہیا سے بھی بدتر ہے۔ پھر صفحہ ۱۷ میں لکھا کہ " التزام مجلس میلاد بلا قیام و روشنی و تقاسیم شیرینی و قیودات لایعنی کے ضلالات سے خالی نہیں۔" یعنی مجلس میلاد شریف اگر ایسی کی جائے کہ جس میں نہ قیام ہو، نہ روشنی، نہ تقسیم شیرینی، نہ فضول قیدیں ہوں، جب بھی گمراہی ہے پھر اسی فتاوٰے میلاد طبع بار اوّل کے آخر میں ایک قصیدہ بھی درج کیا۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں ؎

خلافِ اہلِ شریعت ہے محفلِ میلاد — خلافِ اہلِ طریقت ہے محفلِ میلاد
یہ کون کہتا ہے سُنّت ہے محفلِ میلاد — کچھ اس میں شک نہیں بدعت ہے محفلِ میلاد
فقط ہوائے طبیعت ہے محفلِ میلاد — تمہارے نفس کی شامت ہے محفلِ میلاد
فقیر ابھی نہ ہو خاموش کہ بدعت ہے — کہ مصطفےٰ کی اہانت ہے محفلِ میلاد

اس کے بعد بہشتی زیور کے چھٹے حصّہ کی بھی سیر کرو، جس میں تھانوی جی نے محفلِ میلاد و قیام اور فاتحہ اور تیجہ دسواں اور چہلم اور عید کی سویّوں اور شب برات کے حلوے اور محرم میں کھچڑے یا شربت پر نیاز و فاتحہ شہدا سب کو بدعت اور کرنے والے کو بدعتی ناری، جہنمی ٹھہرایا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سوائے چند دیوبندیوں وہابیوں کے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور بغداد و ترکستان و کابل و ہندو غیرہا میں جتنے مُسلمان ہیں وہ سب کے سب اور نیز آباؤ اجداد اور جملہ مشائخ کرام و علمائے عظام دیوبندی فتووں سے کافر مشرک، بدعتی، ناری، جہنمی ہوئے اور پیر جی حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ

رحمۃ اللہ علیہ تو دیوبندی فتوے کی رو سے سخت مشرک و اشد بدعتی ٹھہرے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

شاگرد: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم یا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ذکر اور خیال بُرا ہے۔

اُستاد: (نعوذ باللہ) کیا بے ہودہ سوال کرتے ہو؟ محبُوبانِ خدا خصوصًا حضُور سیّد الانبیاء علیہ الصلاۃ والثنا کا ذکر و فکر ایمان ہے۔ خود اللہ تعالےٰ نے حبیب کے ذکر کو بلند کیا اور اُن پر بلا تعیّن وقت و بے شمار درود بھیجنے کا ہم کو حکم دیا، جس کا مقصُود یہ ہے کہ تم کبھی اور کسی وقت بھی محبُوب کی یاد و فکر سے غافل نہ رہو، اپنی تمام عبادتوں کو اُن کی یاد و ذکر و فکر سے زینت بخشی، اذان و اقامت، نماز، کلمہ وغیرہ سب میں اُن کا ذکر لازم فرمایا، اور ذکر سے فکر و خیال لازم ہے، اولیاء نے انہیں کے ذکر و فکر سے مراتب علیا پائے۔ اُن کے نام پاک کے اَوراد پڑھ کر ترقیٔ درجات کا شرف حاصل کیا، اُٹھتے بیٹھتے یارسُول اللہ کے وظیفے پڑھے اور اب بھی بحمدہٖ تعالےٰ تمام مُسلمان اسی پر عامل اور ذکر و فکرِ حبیب کے شاغل ہیں۔ مگر دیوبندیوں وہابیوں پر اس سے قہر کی بجلی گرتی ہے دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۴۹ " نام جپنا اُنہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ نے خاص اپنی تعظیم کے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے۔" پھر دیکھو بہشتی زیور حصہ اوّل صفحہ ۴۶ " کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ جپنا (کفر و شرک ہے) اور دیکھو فتاوٰے رشیدیہ جلد اوّل صفحہ ۳۰ " یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئًا للہ " کا ورد بندہ جائز نہیں جانتا صفحہ ۳۲ " اس وظیفہ کو ترک کردو بندہ اچھا نہیں جانتا۔" پھر دیکھو فتاوٰے رشیدیہ

ا؎ اس مسئلہ کے ثبوت میں رسائلِ ذیل مطالعہ کرو: برکات الامداد، انوار الانتباہ، الیاقوتۃ الواسطۃ۔

جلد دوم صفحہ ۹ " ورد یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ حرام ہے۔" نیز تقویۃ الایمان وغیرہ میں تو تصریح کر دی گئی ہے کہ یا رسُول اللہ اور یا غوث کہنا، ان سے مدد مانگنا، دو ہائی دینا سب کفر و شرک اور عام وہابیوں کا یہی عقیدہ ہے، رہا ان محبُوبانِ خُدا کا فکر و خیال و تصوّر، تو وہ اس فرقہ ملعونہ کے نزدیک شرک، چنانچہ فتاوٰے رشیدیہ جلد اوّل صفحہ ۵۰ میں ہے "تصور شیخ اگر اس میں تعظیم ہو یا شیخ کو متصرف باطن مُرید سمجھے مُوجب شرک ہے۔" مگر دِلّی والے لال گرو نے تو ایسی کہی کہ ابو جہل و ابُو لہب سے بھی ایسی نہیں کہی گئی، دیکھو صراطِ مستقیم مصنفہ اسماعیل دہلوی کی فصل در مخلات نماز یعنی اُن باتوں کا بیان جن سے نماز میں خلل آجائے صفحہ ۸۶ " از وسوسہ زنا خیالِ مجامعت زوجہ خود بہتر ست وصرف ہمت بسوئے شیخ و امثالِ آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صُورت گاؤ خر خود است۔"

ترجمہ: (نماز میں) زنا کے وسوسے سے اپنی عورت کے ساتھ مجامعت کا خیال بہتر ہے اور پیر یا پیر کے مثل کوئی بزرگ گو جناب رسُول اللہ ہی ہوں اُن کا خیال کرنا اپنے بیل اور گدھے کے تصوّر میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔" (نعوذ باللہ من ذٰلک) یہ ہے عقیدہ وہابیہ کا کہ معاذ اللہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی بزرگ کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے کتنی ہی درجے بدتر ہے الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین۔

شاگرد: حضرت یہ تقویۃ الایمان[1] اور صراطِ مستقیم تو سخت ناپاک اور گندی کتابیں نکلیں۔

---

[1] تقویۃ الایمان کا کامل رد رسالہ مبارکہ الکوکبۃ الشہابیہ میں دیکھو۔

اُستاد: بے شک یہ کتابیں خبیث و مَردود اور اُن کا لکھنے والا اور اُن کو اور ان کے مصنّف کو اچھا جاننے والا سب کے سب مردود و خبیث کہ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ[1]۔ دیکھو گنگوہی جی کا فتاوٰے میلاد صفحہ ۲۱، ۲۲ "مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی عالم، صالح، مفتی، بدعت کے قلع قمع کرنے والے، سُنّت کے جاری کرنے والے قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے، ولی، شہید، جنتی، مہبطِ رحمتِ الٰہی ہیں اور تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اگر کسی گمراہ نے اس کو بُرا کہا تو وہ ضال اضل ہے۔ کتبہ رشید احمد گنگوہی۔" پھر دیکھو فتاوٰی رشیدیہ حصّہ اوّل صفحہ ۶۴ " بندہ کے نزدیک سب مسائل تقویۃ الایمان کے صحیح ہیں۔"

یہ وہی رشید احمد گنگوہی ہیں جنہوں نے رسُول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کو علمائے مدرسہ دیوبند کا شاگرد بتایا

چنانچہ دیکھو براہین قاطعہ مصدقہ گنگوہی صفحہ ۲۶ ۔ " ایک صالح (یعنی پرہیز گار) فخرِ عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ تو عربی ہیں آپ کو یہ زبان کہاں سے آگئی؟ آپ نے فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا مُعاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی سُبحان اللہ اس سے رُتبہ اس مدرسہ کا عند اللہ ظاہر ہوگیا۔

شاگرد: اولیائے کرام کا عُرس کرنا کیسا ہے؟ اور اس میں جانے کے لیے کیا حکم ہے؟ اور انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنا اور اُن سے فریاد کرنا اور دُور سے پکارنا کیسا ہے؟

---

[1] سُورۃ النُّور آیت نمبر ۲۶ ترجمہ گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے

اُستاد : اولیائے کرام کا عُرس مُبارک بہت خوب ، مُفید اور معمولِ مشائخ کرام رہا اور ہے۔ اس میں صاحب عُرس سے حصُولِ برکات کے لیے حاضری خوش نصیبی ، سعادت و موجبِ فلاحِ دُنیا و آخرت ہے ، یونہی محبُوبانِ خُدا سے مدد مانگنا دنیا بھر میں کوئی مسلمان جاہل سے جاہل بھی یہ سمجھ کر نہیں مانگتا کہ وہ فاعلِ حقیقی مستقل بالذّات ہیں۔ بلکہ ہر مُسلمان اللہ کا محبُوب مقبول ، برگزیدہ سمجھ کر مانگتا ہے ، اور اس کی خُوبی سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ، مگر وہی جس کے دل میں محبُوبانِ حق سے عداوت بھری ہو ، جیسے دیوبندی وہابی کہ اُن کے یہاں عُرس کرنا حرام اس میں جانا حرام مزاراتِ محبُوبانِ حق کی زیارت کو جانا نا درست ، انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنا کُفر و شرک ، اُن کو پکارنا اور اُن کی دوہائی دینا شرک ، چنانچہ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ١٤٩۔ "لکھن پور ، اجمیر ، بہرائچ بغداد ، کربلا ، نجفِ اشرف کو صرف قبروں کی زیارت کو سفر کرکے جانا درست نہیں"۔ پھر دیکھو بہشتی زیور حصہ اوّل صفحہ ٤٦۔ "کسی کو دُور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی اور کسی سے مُرادیں مانگنا اور کسی نام کی منّت ماننا اور کسی کی دوہائی دینا (کُفر و شرک ہے)"۔

پھر دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ٩۔ "غریب نواز کوئی نہیں ، اولیاء کی پھٹکار کسی کو نہیں ہوتی ، نذر و نیاز نہ کرو یہ سب شرک کی باتیں ہیں"۔

پھر دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ٢٠۔ "جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اب اس پر شرک ثابت ہوجاتا ہے گو کہ اللہ کی برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلے کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے"

لہ ان امور میں کتب ذیل کا مطالعہ کیجئے :۔ انوار الانتباہ ، بریق المنار۔

اب دیکھو فتاوٰے رشیدیہ جلد اوّل صفحہ ٨٨۔

"یا محمّد مُصطفےٰ فریاد ہے۔ ، یا رسُولِ کبریا فریاد ہے۔

ایسے اشعار بایں خیال کہ حضُور فریاد رس ہیں ، شرک ہے"۔

طرفہ تماشا یہ کہ وہابیہ دیوبندیہ جن کو اپنا مُرشد بتاتے ہیں یعنی حاجی امداد اللہ مہاجر مکہ علیہ الرحمۃ ، وہ اپنی مطبُوعہ کلیات میں قصیدہ نعتیہ تحریر فرماتے ہیں جس کے بعض اشعار یہ ہیں۔

ذرا چہرے سے پردے کو اُٹھاؤ یارسُول اللہ
مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یارسُول اللہ
شفیعِ عاصیاں ہو تم وسیلہ بے کساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یارسُول اللہ
لگے گا جوش کھانے خود بخود دریائے بخشائش
کہ جب حرفِ شفاعت لب پہ لاؤ یارسول اللہ
یقین ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدانِ شفاعت میں تم آؤ یارسُول اللہ
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رُلاؤ یارسُول اللہ
جہازِ اُمّت کا حق نے کردیا ہے آپکے ہاتھوں
تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسُول اللہ
پھنسا ہے بے طرح گردابِ غم میں ناخُدا ہوکر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسُول اللہ

نیز بانیٔ مدرسہ دیوبند جناب قاسم صاحب نانوتوی کا قصائدِ قاسمی دیکھئے، وہ لکھتے ہیں کہ ؎

ثنا کر اُس کی اگر حق سے کچھ لیا چاہے
تو اُس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار
فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد
زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
فلک پہ عیسےٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی
زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمد مختار
مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسمِ بے کس کا کوئی حامیٔ کار
گناہ کیا ہے اگر کچھ گنہ کئے میں نے[۱]
تجھے شفیع کہے کون گر نہ ہوں بدکار
یہ سُن کے آپ شفیعِ گنہگاراں ہیں
کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
ترے لحاظ سے اتنی تو ہوگئی تخفیف
بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار

۱ اس ڈھٹائی کو تو دیکھئے کیسی منہ زوری کر رہا ہے گناہ کیا ہے اگر ہم نے گناہ کئے کہ اگر ہم گناہ نہ کرتے تو آپ شفیع کیسے بنتے، گویا ہم نے آپ کے شفیع رہنے کے لیے گناہ کئے ہیں غنیمت ہے کہ یہاں خُدا سے مخاطب نہیں ورنہ اس سے بھی یہی کہتے کہ ہم نے اگر گناہ کئے تو گناہ کیا کیا ہم گناہ نہ کرتے تو آپ غفار کیسے ہوتے (معاذ اللہ) آپکی غفاری ہی رہنے کو ہم نے گناہ کئے ہم نے گناہ کچھ نہیں کیا۔۱۲

یہ ہے اجابتِ حق کو تری دُعا کا لحاظ
قضائے مبرم و مشروط کی سُنیں نہ پکار
اگر جواب دیا بیکسوں کو تو نے بھی
تو کوئی اتنا نہیں جو کرے کچھ استفسار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا ترے سوا غم خوار
رجا و خوف کی موجوں میں ہے اُمید کی ناؤ
جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہووے بیڑا پار

تو دہلوی، گنگوہی، تھانوی فتووں سے پیرجی اور نانوتوی جی پکے کٹّے مشرک ٹھہرے، مگر نہیں نہیں، پیرجی کہیں خدا ایک ہے، تو سچ ہے اور جہان بھر کے سُنّی کہیں خُدا ایک، تو کافر ٹھہریں، نانوتوی جی رسُول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی ختم نبوت سے انکار کر کے چھ نبی آپ کی مثل جانیں تو عین اسلام اور اہلسنت اپنے آقائے نامدار مدنی تاجدار کو یکتا، بے مثل و بے نظیر و خاتم النبیین مانیں تو کفر شرک و حرام۔ اللّٰھم احفظنا من شرورھم۔

شاگرد: قبورِ سادات و علماء و اولیاء پر گنبد بنانا اور اس پر غلاف ڈالنا، وہاں روشنی کرنا اور قبور پر پھول ڈالنا اور شیرینی و طعام سامنے رکھ کر فاتحہ دینا اور کفن یا قبر میں شجرہ و عہد نامہ و تبرکات بزرگانِ دین رکھنا یا کفن پر کچھ لکھنا، قبور پر حافظوں کو بٹھا کر قرآن پڑھوانا اور ختم بزرگان پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بس مختصراً فرما دیجئے کہ مسلمانوں کو کیا عمل کرنا چاہیئے۔

استاد : ساداتِ[1] و اولیاء و علماء کے مزارات پر عمارت و گنبد بنانا اور وہاں روشنی کرنا اور اُس کو زینت دینا، قبور پر ہار پھول ڈالنا، اُن بزرگوں کا عُرس کرنا، اُن کی قبوُر پر چادریں (غلاف) ڈالنا اور کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا، سب کا ایصالِ ثواب کرنا بلا شبہ جائز ہے۔ اسی طرح میت کی پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یا کلمہ طیبہ لکھنا یا کفن پر لکھنا اور کفن میں یا قبر کے طاق میں شجرہ و تبرکات رکھنا یقیناً جائز، مُفید اور صاحبِ قبر کے لیے وسیلۂ نجات ہے، یوں ہی قبروں پر قرآن خوانی اگر اُس پر اُجرت نہ ٹھہرائی، تو بے شُبہ جائز اور مستحسن ہے۔ اِس سے اور ہر ذکرِ الٰہی و رسالت پناہی سے صاحبِ قبر کو اُنس حاصل ہوتا، دل بہلتا، وحشت دُور ہوتی ہے اور ختمِ بزرگانِ قادریہ و نقشبندیہ و چشتیہ پڑھنا جیسا مشائخ کرام کا معمول رہا اور ہے۔ بے شک جائز اور حلِ مُشکلات کے لیے نفیس مؤثر عمل ہے۔ ہاں خاندانِ نجدی میں یہ سب کفر و شرک و بدعت ہے۔

دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ و بہشتی زیور حصۂ اوّل صفحہ ۴۶ و حصۂ دُوم صفحہ ۷۶ اور زمانہ حال کے ایک نئے کٹھل وہابی اُلٹے اُسترہ سے دینِ پاک کی حجامت کرنے والے میاں کفایت اللہ دہلوی کی تعلیم الاسلام نمبر ۴ کہ ان کُتبِ ملعونہ میں ان تمام امورِ مستحبہ و مستحسنہ کو بدعت و کفر و شرک و حرام لکھا ہے نیز فتاوٰے رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ دیکھو۔ "فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالہ ہے ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔" نیز انہیں گنگوہی جی نے براہین قاطعہ میں فاتحہ پڑھنے کو وید پڑھنت بتایا ہے اللّٰہ تعالیٰ مُسلمانوں کو ان شیاطین وہابیہ دیوبندیہ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔

---

[1] ان امور میں ذیل کی کتابیں مطالعہ کیجئے : بریق المنار، اہلاک الوہابیین، حیات الموات الحرف الحسن، انوار ساطعہ،

شاگرد : حضرت گیارہویں کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کرنا اور وہ نیاز کی شیرینی یا طعام کھانا کیسا ہے؟

اُستاد : حضرت پیرانِ پیر دستگیر فریادرس حاجت روا سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الورٰی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کو عرف میں گیارہویں شریف کہتے ہیں۔ جملہ خاص و عام اہل اسلام میں رائج و معمولِ مشائخ کرام ہے۔ بزرگوں نے اس عمل کے بہت فوائد بتائے ہیں لہذا ہمیشہ کرنا چاہیئے اور نیاز کی شیرینی و طعام عمدہ تبرک ہے، ادب و تعظیم سے لینا اور کھانا چاہیئے۔ ہاں فرقۂ روافض اور اُس کا بھائی فرقہ وہابی اس کا سخت دشمن ہے۔ ان شیاطین کے نزدیک یا غوث کہنا شرک و کفر اور نیاز غوثِ اعظم حرام بلکہ نیاز کی چیز کھانے سے دِل مُردہ ہو جاتا ہے۔

دیکھو فتاوٰے رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۶۲ "گیارہویں کی نیاز کی چیز کھانے سے دِل مردہ ہو جاتا ہے۔" (ملخصاً) مگر کوّا کھانے سے نہ دل مُردہ ہو، نہ سیاہ بلکہ کھانا ثواب۔

دیکھو فتاوٰے رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۷۹ "جہاں زاغ معروفہ نہ کھایا جاتا ہو وہاں کھانا ثواب ہے۔" بلفظہٖ) عجیب بات ہے کوّا کھائے تو ثواب ہو، اور حضور غوث الثقلین کی نیاز کی چیز کھائے تو دِل مُردہ ہو، دیکھو یہ ہے وہابیہ دیوبندیہ کی حرام خوری، حرام غلیظ خوار کوّے کے اہل دیوبندی اور نفیس طیب کے تبرک کے اہل حضراتِ اہلِ سُنّت وللّٰہ الحمد۔

ہمچو بُلبل دوستی گل گزیں　　تا شوی با فرمن گل ہم نشیں
زاغ چوں مُردار راشد ہم نفس　　یار او مُردار خواہد بود و بس

شاگرد : کیا یہ وہابی جُدا جُدا عقیدے کُفریات کے ایجاد کرتے ہیں ؟

اُستاد : ہاں ہر ایک اپنی جدّتِ طبع سے نئے نئے کُفریات تراشتا اور عداوتِ محبُوبانِ حق میں ایک دُوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے ، چنانچہ محمُود حسن دیوبندی نے گنگوہی کے مرکر مٹی میں ملنے پر مرثیہ لکھا ، اُس میں خود موسیٰ بن کر اُس کی قبر کے ڈھیر کو طُور ٹھہرایا ،

دیکھو مرثیہ گنگوہی صفحہ ۷ ا ۔

تمہاری تُربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ

کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی

پھر گنگوہی کے کالے بندوں کو یوسفِ ثانی قرار دیا صفحہ ۱۱ ۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

عبیدِ سود کا اُن کے لقب ہے یوسف ثانی

عبید جمع عبد کی بمعنے بندے اور سود جمع اسود کی بمعنی کالے ، واہ ری وہابیت دیوبندیت خوب دیوبندی کی شرح کی یعنی گنگوہی دیو کے کالے کالے بدشکل دو سیاہ بندے تو یوسف ثانی ہیں اور حبیب خُدا سیّد الانبیاء علیہ الصلاۃ والثناء کے ستھرے پاکیزہ نُورانی بندے[1] بدعتی کافر مُشرک ، یہ لو آگے بڑھ کر اور ترقی کی ، گنگوہی جی کو حضُور بانیٔ اسلام خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام کا ثانی بنا دیا ،

دیکھو مرثیہ صفحہ ۱۰ ۔

---

[1] ہر مسلمان بندۂ رسُول ہے اور جو بندۂ رسول ہے وہ بندۂ خدا ہے ، جو بندۂ رسُول نہیں وہ بندۂ ابلیس ہے ۔ دیکھو رسالہ انجب العقاب ۱۲

زباں پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعلُ ہبل شاید

اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

تھانہ بھون میں حسد کا شعلہ بھڑکا

یعنی جب اشرف علی تھانوی نے دیکھا کہ نبوت و رسالت تو میں چاہتا تھا مگر اس احمق نے اُسے گنگوہی کو چپٹا دیا ، فوراً توڑ کیا اور کتاب مسماۃ بسط البنان[1] لکھ کر اس میں یہ اعلان کر دیا کہ ع باخدا داریم کار و باخلائق کار نیست یعنی ہمیں صرف خُدا ہی سے کام ہے خلائق سے کچھ کام نہیں ۔ ظاہر ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور آل و اصحاب و اولیاء و مشائخ سب ہی خلائق میں آگئے ، تو تھانوی جی نے ان سب سے اپنا کوئی علاقہ نہ مانا ۔ واقعی یہ کیسی کھلی تقلید و تعمیل ہے امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کی ۔ وہ پہلے ہی حکم لگا گیا تھا کہ " اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خبط ہے " ۔ تو کیا تھانوی جی کسی نبی رسول و غوث کو مان کر محض خبطی بنتے پھر مزید برآں یہ کہ تھانوی جی کو آگے بڑھ کر خود نبی و رسول بننا اور کلمے میں اپنا نام داخل کرنا اور بلاتبعیت استقلالاً اپنے نام پر درود پڑھوانا تھا ، اس لیے اس عبارت ملعونہ کی بنیاد ایسے لفظوں سے نہ اٹھائی جاتی ، تو پھر اور کیا صُورت تھی ہاں مثل امام الطائفہ کے اُردو میں ویسا صاف صاف نہ کہا ، بلکہ ذرا لپٹے ہوئے ، تاکہ سیف قلم اہل سُنّت کی ضربیں زبردست نہ پڑ جائیں ، اور اس مصرع کے الفاظ میں ہوا خواہانِ وہابیت کو گنجائش فضول بحث و تاویل کی باقی رہے ، لیکن جب آگے بڑھ کر نبوت و رسالت کے دعوے ہوئے ۔ تب تھانوی جی کے مفہوم اور اس مصرع کے معنیٰ و مقصُود کی قلعی صاف کھل گئی اور قرائن اسی پر دال ہو گئے ، کہ تھانوی جی صاحب بول رہے ہیں " ہمیں خُدا ہی سے کام ہے رسُول کریم و دیگر انبیاء

---

[1] تھانوی جی کی بسط البنان کا رد وقعات السنان اور ادخال السنان میں دیکھو ۔

ورسل علیہم الصلاۃ والسلام واصحاب واہل بیت وغیرہا سے کچھ کام نہیں"
(مطلب ومفہوم تھانوی جی در مصرع) تھانوی جی کے حمایتی یہاں یہ کہیں گے کہ یہ مصرع تو تھانوی جی کا نہیں، فلاں بزرگ کا ہے، تو ان پر اعتراض ہوا، اولاً یہ جواب نہیں بلکہ تھانوی کے سر الزام لے لینا ہے۔ ثانیاً ہر شخص کا مدعا ایک ہونا ضروری نہیں، ہم تو چونکہ تھانوی جی کی تہ تک پہنچے ہوئے ہیں لہٰذا اُن کی تہ کی ہم نے کھول دی، بزرگ کی طرف نسبت پر پھولنا، اور قولین مسلم و کافر کا فرق بھولنا سخت بدعقلی نہیں تو کیا ہے انبت الربیع البقل جب مسلم کہے گا مجاز ہوگا، اور جب مشرک کہے گا اپنی حقیقت پر رہے گا، یوہیں یہاں اگر کوئی مسلم کہے تو اس کے یہ معنے کس طرح نہیں ہو سکتے کہ وہ خدا کے سوا اور محبان و محبوبانِ خدا سے انکار کرتا اور اپنا علاقہ توڑتا ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ اُن سے تعلق کو بھی خدا ہی سے علاقہ جانتا ہے کہ ؎

مردانِ خدا خدا نباشند — لیکن ز خدا جدا نباشند

اس کا مقصود یہ ہے کہ اصل مقصود رب عزّ وجل ہے، انبیاء و رسل و اولیاء سے علاقہ بھی اُسی مقصودِ اصل سے علاقہ کے باعث ہے تو ان سے علاقہ یقیناً اس سے علاقہ ہے، تو یہ معنے ہوتے کہ رب عزّ وجل اور اُس کے محبتوں محبوبوں سے مجھے کام ہے، باقی خلائق سے مجھے کیا کام۔
من بکار خویشتم آنہا بکار خویشند اور تھانوی جی کا یہ مقصود ہرگز نہیں ہو سکتا، کہ اُن کے امام الطائفہ کے دھرم میں یہ شرک ہے، امام الطائفہ کا قول اُوپر تم دیکھ چکے کہ "خدا کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کا ماننا محض خبط ہے" تھانوی جی بھلا اسمٰعیلی دھرم پر مشرک نہ ٹھہریں گے حاشا اپنا مقصود یہ بتائیں گے۔ پھر ۱۳۳۵ھ میں بڑھ بھس نے جوش دکھایا اور باکرہ کے ساتھ شادی کا ارادہ ٹھہرایا، اور اپنی

باکرہ عورت کو (معاذ اللہ) اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا قرار دیا، دیکھو رسالہ ماہوار **الامداد** ماہ صفر ۱۳۳۵ھ از تھانہ بھون "ایک صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرف علی) کے گھر میں حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے آکر کہا کہ میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا کہ کمسن عورت اس کے ہاتھ آئے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے" (انتہی بلفظہ) یہ تو ۱۳۳۵ھ میں دیواریں بنائی تھیں۔ پھر ۱۳۳۶ھ میں عمارت تیار ہوگئی یعنی مرید کو لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور درود اللّٰھم صل علی سیدنا ونبینا اشرف علی کا اجازت نامہ بخش دیا۔ دیکھو رسالہ **الامداد** ماہ صفر ۱۳۳۶ھ بس وہی مقصود پورا ہوگیا" یہ انتہا ہے اُس ابتدا کی جو قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں کی کہ حضور کی مثل چھ نبی اور بھی ہیں۔ اور اگر بالفرض آپ کے زمانے میں اور نبی موجود ہو تو خاتم النبیین ہونے میں حضور کے کچھ فرق نہ آئے، نیز حضور کی خاتمیت کو مقام مدح میں ذکر کرنا صحیح نہیں کیونکہ خاتم النبیین ہونے میں کوئی بھی بالذات فضیلت نہیں دیکھو تحذیر الناس صفحہ ۳ اور صفحہ ۱۴۔

شاگرد: حضرت ایسے لوگوں کے کافر ہونے میں کچھ شبہ نہیں؟

اُستاد: بحمدہٖ تعالٰے تم مسلمان ہو، عزت وعظمت محبوبانِ حق کی تمہارے قلب میں ہے اور اسی کا نام ایمان ہے۔

شاگرد: میرا اور ہر مسلمان کا ایمان صاف یہ بتاتا ہے کہ جس نے اللہ و رسول کی ادنےٰ توہین بھی کی تو وہ بلاشک کافر و مرتد ہوگیا۔ اگرچہ کیسا ہی زاہد، عابد بنتا ہو۔ اور اس وقت ان وہابیہ دیوبندیہ کی کتابوں سے تو صاف روشن ہوگیا،

کہ انہوں نے کوئی دقیقہ اللہ و رسُول کی توہین کرنے میں اُٹھا نہ رکھا، مثلاً

۱۔ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرایا۔

۲۔ اللہ تعالےٰ کے لیے شراب خواری و جہل و زنا و ظلم وغیرہا تمام عیوب کرنا ضروری مانا۔

۳۔ حضور کے علم کو شیطان کے علم سے کم مانا۔

۴۔ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی صفت عظیمہ علمِ غیب سے صاف انکار کیا۔

۵۔ حضُور کے علم غیب کو جانوروں کُتّے سوّر وغیرہ کے علم سے ملایا۔

۶۔ شفاعتِ حضُور سے صاف انکار کیا۔

۷۔ وہ مُسلمان جن کے نام عبدالنبی، عبدالرسول، غلام محیُ الدّین، غلام مُعین الدّین محمد بخش، نبی بخش، علی بخش، حُسین بخش، امام بخش، پیر بخش ہوں اُن کو کافر و مشرک بتایا، مرُدود لکھا۔

۸۔ اللہ کے سوا کسی دُوسرے کو خواہ پیغمبر ہو یا قرآن یا ملائکہ ماننے کو خبط کہا

۹۔ مخلوق میں تمام بڑے چھوٹے جن میں انبیاء و مُرسلین سبھی آگئے سب کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل مانا۔

۱۰۔ حضور کے مختارِ کل ہونے سے صاف انکار کیا۔

۱۱۔ اللہ تعالےٰ کو کبھی عالم کبھی جاہل بتایا۔

۱۲۔ حضور کو مر کر مٹی میں ملنے والے لکھا۔

۱۳۔ اور اس خبیث قول کی تہمت حضُور پر رکھی کہ خود انہوں نے ایسا فرمایا۔

۱۴۔ حضور کا مرتبہ بڑے بھائی کے برابر ٹھہرایا۔

۱۵۔ انبیاء و اولیاء کو عاجز، بے خبر، نادان، ناکارہ کہا۔

۱۶۔ اذان میں نام اقدس سُن کر انگوٹھے چومنے کو بدعت سیئۃ کہا۔

۱۷۔ اِس عمل مسنون کے ترک کو بہتر بتایا۔

۱۸۔ غیر مقلدین اور مقلدین کو عقائد میں متحد بتایا۔

۱۹۔ غیر مقلدین کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ٹھہرائی۔

۲۰۔ محفلِ میلاد شریف اور اس میں قیام کو بدعت و حرام و کفُر و شرک جنم کنہیاہ کا سانگ بتایا۔

۲۱۔ اِسی محفلِ اقدس کو شامتِ نفس، ہوائے طبیعت، مُصطفےٰ (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم) کی اہانت لکھا۔

۲۲۔ محرّم اور عید، شبِ برات میں طعام یا شرینی یا حلوے یا سوّیوں یا کھچڑے یا شربت وغیرہ پر نیاز و فاتحہ کو بدعت و ناجائز اور گمراہی بتایا۔

۲۳۔ وردِ نام اقدس نبوی کو شرک لکھا۔

۲۴۔ وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ حرام بتایا۔

۲۵۔ تصورِ شیخ کو موجب شرک لکھا۔

۲۶۔ نماز میں حضُور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے خیال کو (معاذ اللہ) بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر بتایا۔

۲۷۔ تقویۃ الایمان جو سخت گندی، ناپاک، گمراہی و کفُریات کی کتاب ہے اُس کو نہایت عُمدہ کتاب بتایا اور اُس کے تمام مسائل صحیح مانے۔

۲۸۔ اس کے مصنّف اسمٰعیل دہلوی کو قامع بدعت، حامی سُنّت، عالم صالح مُفتی، عامل بالقرآن و حدیث، ولی، شہید، جنّتی، مہبط رحمت الٰہی بتایا۔

۲۹۔ حبیبِ خُدا کو مدرسہ دیوبند کے عالموں کا شاگرد مانا۔

۳۰۔ عرُسِ اولیاء کو بدعت و حرام ٹھہرایا۔

۳۱۔ انبیاء اولیاء سے مدد مانگنے کو شرک بتایا۔

۳۲۔ یارسول اور یاغوث کہنے والوں پر حکمِ کفر و شرک جڑا۔

۳۳۔ بغداد، کربلا، نجف اشرف، اجمیر، مکن پور وغیرہ کو مزاراتِ اولیاء کی زیارت کے لیے جانا ناجائز کہا۔

۳۴۔ اولیاء کی منّت ماننے کو کفر و شرک لکھا۔

۳۵۔ مزاراتِ اولیاء پر غلاف اور چادر ڈالنا حرام بتایا۔

۳۶۔ حصولِ برکت و شفاء کے لیے مزاراتِ اولیاء کی خاک بدن یا منہ پر ملنے کو فعلِ بد کہا۔

۳۷۔ خواجہ اجمیری یا کسی بزرگ کو بھی داتا یا غریب نواز کہنا شرک قرار دیا۔

۳۸۔ نذر و نیاز کو شرک کہا۔

۳۹۔ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے فریاد و استغاثہ کو شرک بتایا۔

۴۰۔ یارسول اللہ کہنے کو شرک لکھا۔

۴۱۔ قبور سادات اولیاء و علماء پر عمارت و گنبد بنانے کو سخت گناہ قرار دے کر گنبدِ رسول اور گنبدِ صحابہ و اہلِ بیت و گنبدِ غوث اعظم و گنبدِ خواجہ اجمیر اور اسی طرح تمام بزرگوں کے مقابر اور گنبدوں کو ڈھانا ثواب ٹھہرایا، کیوں کہ ہر گنبد بدعت اور ہر بدعت کے مٹانے میں ثواب، تو ہر گنبد کے ڈھانے میں ثواب۔

۴۲۔ کھانے پر قرآن پڑھنے کو وید پڑھنے کی مثل کہا۔

۴۳۔ قبر میں شجرہ وغیرہ رکھنے کو ناجائز بتایا۔

۴۴۔ حافظوں سے قبور پر قرآن پڑھانے والے کو کافر لکھا۔

۴۵۔ قبر پر پھول ڈالنے کو ناری ٹھہرایا۔

۴۶۔ ختم خواجگان پڑھنے والے کو کافر کہا۔

۴۷۔ کوّا کھانا ثواب بتایا۔

۴۸۔ نیاز غوث الثقلین کے طعام و شرینی کو قلب کو مُردہ کرنیوالا لکھا۔

۴۹۔ فاتحہ کو گمراہی والی بدعت ٹھہرایا۔

۵۰۔ گنگوہی کی قبر کو مثلِ طور بتا کر خود مثلِ موسٰے بنے۔

۵۱۔ گنگوہی کو حضور بانیٔ اسلام خیرالانام علیہ الصلاۃ والسلام کا ثانی نظیر مثیل ٹھہرایا۔

۵۲۔ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی سخت توہین کی۔

۵۳۔ کلمۂ طیبہ میں بجائے نامِ اقدس کے اپنا نام (اشرف علی) داخل کیا۔

۵۴۔ درود شریف میں نبیّنا محمّد کی جگہ نبیّنا اشرف علی اجازت دی۔

۵۵۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم کی مثل چھ نبی موجود ماننے اور ختم نبوت سے صاف منکر ہو بیٹھے[1]۔ پس میرا ایمان تو ان اقوال ملعونہ کو دیکھتے ہوئے ان تمام وہابیہ دیوبندیہ مذکورین پر صاف صاف بلا تامل حکم کفر لگاتا ہے اور یقیناً ہر مسلمان صاحبِ ایمان فوراً ان شیاطین کے لیے یہی کہدے گا کہ یہ سب کے سب گمراہ، کافر اور مرتد ہیں۔ اور جو ان کا مرید یا معتقد ہو، یا ایسے بد مذہبوں، مرتدوں کو اپنا پیشوا، مقتدا، عالم دین، صالح، متقی مانے وہ بھی انہیں کی مثل گمراہ کافر و مرتد ہے اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر یعنی کفر کے راضی ہونا بھی کفر ہے والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ اب جناب اس کے متعلق ارشاد فرمائیں اور میری غلطی سے مجھے آگاہ کریں۔

اُستاد: اللہ تعالےٰ تم کو ایمان میں یوں ہی مضبوط رکھے، تمہارے ایمان نے جو کچھ ان بد مذہبوں کی نسبت کہا بالکل حق و صحیح کہا، کہ معظمہ اور

---

[1] وہابیہ دیوبندیہ کے عقائد کی پوری تفصیل دیکھنا ہو تو رسالہ الاستمداد مع تکملہ

مدینہ منورہ کے تمام علمائے کرام حنفیہ / شافعیہ / مالکیہ ، حنبلیہ نے بالاجماع و بالاتفاق ان وہابیہ دیوبندیہ رشید احمد گنگوہی ، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی اور ان کے مریدین و معتقدین سب پر فتویٰ کفر دے کر یہ لکھ دیا کہ **من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر** یعنی جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اب تم کو رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے چند احکام و ارشادات سناؤں جن پر مسلمان کو عمل کرنا اشد ضروری ہے۔

حبیب و محبوب واقف غیوب صلی اللہ تعالے علیہ وسلّم نے مدتوں پیشتر ان بد مذہبوں کے ظاہر ہونے کی خبر دی اور اُن کی حالت اور شکل و صورت سب کچھ بیان کر کے ہم کو حکم فرمایا کہ **اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ** ۔ تم ان بد مذہبوں سے دور رہنا اور انہیں اپنے سے دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وُہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

لَا تُوَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ

تم اُن کے ساتھ نہ کھاؤ پیو **وَلَا تُجَالِسُوْھُمْ** نہ اُن کے ساتھ

لہ ۔ دیکھو حسام الحرمین مع ترجمہ میں وہابیہ کے لیے علمائے حرمین و شریفین نے بالاجماع کفر کے فتوے دیے ہیں ۔ ۱۲

۲ے تفاصیل احکام و احادیث مع سند اگر دیکھنا ہوں تو فتاوے الحرمین جو بمبئی میں طبع ہوا تھا منگا کر ملاحظہ کیجئے ۔ ۱۲

بیٹھو **وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ** نہ اُن کے ساتھ بیاہ شادی کرو **وَلَا تُکَالِمُوْھُمْ** نہ اُن سے بات چیت کرو **وَلَا تُوَانِسُوْھُمْ** نہ اُن سے اُنس و محبت رکھو **وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ** نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو **وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ** نہ اُن کے جنازوں پر نماز پڑھو۔

نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں:۔

جو کسی بد مذہب سے اُسے دشمن ٹھہرا کر منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امان و ایمان سے بھر دے ، اور جو کسی بد مذہب کی تذلیل کرے ، اللہ تعالے جنّت میں ۱۰۰ درجے اس کے بلند فرمائے اور کسی بد مذہب کو جھڑکے ، اللہ تعالیٰ اس کو بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے ، اور فرماتے ہیں کہ بد مذہب تمام جہان اور جملہ چوپائیوں سے بد تر اور جہنمیوں کے کتّے ہیں ۔ جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم و توقیر کی ، اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی پس جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس سے ترش روئی کرو ۔

پس دین و ایمان کی سلامتی اس میں ہے کہ تم ان احکام نبوی و ارشادات مصطفوی پر عمل کرو اور تمام بد مذہبوں سے وہابیہ دیوبندیہ اور روافض قادیانی، نیچریا ، گاندھویا وغیرہا سے سخت متنفر اور ان کو اپنا سخت دشمن جانو ان کے ساتھ دوستی میل جول ، نشست و برخاست ، سلام و کلام کو حرام سمجھو اور اُن کی کتابوں کو کفری زہر جانو کتب وہابیہ ، دیوبندیہ ، مثلاً

ے وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ بد مذہبوں سے نکاح حرام ہے اس کے ثبوت میں دیکھو ازالۃ العاد

ے غیر مقلدین وہابی وغیرہا بد مذہبوں کے پیچھے نماز سخت ممنوع و ناجائز ہے ۔ دیکھو رسالہ النھی الاکید

تقویۃ الایمان ، نصیحت المسلمین ، صبح کا ستارہ ، صراط مستقیم ، براہین قاطعہ فتوےٰ میلاد و عرس ، حفظ الایمان ، اصلاح الرسوم ، بہشتی زیور ، تحذیر الناس تعلیم الاسلام اور علاوہ اِن کے جو رسالے کتابیں دیوبندیہ کے مریدین یا معتقدین کی تصانیف سے ہوں اُن کو نہ خود پڑھو ، نہ بچّوں اور عورتوں کو پڑھاؤ ، بلکہ دوسروں کو بھی ان سے سخت نفرت دلاؤ ، اور معتبر کتابیں مثلاً بہار شریعت و دیگر تصانیف اہلِ سنّت خصوصاً مصنّفاتِ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت مجدّد دین و ملّت حامیِ شریعت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا مطالعہ کرو اور دوسروں کو پڑھاؤ مولےٰ جل و علا بطفیل اپنے حبیبِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے برادرانِ اسلام کو وہابیہ ، دیوبندیہ اور نیز تمام بد مذہبوں کے شرور سے محفوظ رکھے اور انکی ناپاک کتابوں سے اہلِ سنّت کو بچائے اور مذہب اہلِ سنّت پر ثابت قدم رکھے ۔

وما توفیقی الا باللہ وصلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

○

فقیر مداح الحبیب

محمد جمیل الرحمان سنی ، حنفی ، رضوی ، قادری ،

بریلوی غفر الولی القوی

ورحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

(امام احمد رضا بریلوی)